روزہ کی حکمتیں اور فوائد

شاکر عادل عباس تیمی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللہ رب ذوالجلال ہی کے لیے ہر قسم کی مدح وثنا اور کبریائی ہے، اور جملہ قسم کی چھوٹی بڑی عبادتوں کا تن تنہا وہی مستحق اور سزاوار ہے، اور کائنات کا ذرہ ذرہ اس خالق کی تسبیح وتقدیس میں رطب اللسان ہے۔ سلامتی اور رحمت ہو نبی محترم محمد رسول اللہ ﷺ پر اور آپ کے آل واصحاب پر۔

رمضان المبارک کے ان تیس دنوں کی کیا فضیلت ہے، یہ امت مسلمہ کے نزدیک معلوم بات اور تسلیم شدہ امر ہے۔ اور اس ماہ مبارک میں انجام دی جانے والی عبادات اور اعمال صالحہ بھی اپنے جزا وثواب کے بطور بہت ہی معروف ہیں۔ ان جملہ نیکیوں اور اس کے تئیں بیداری کا مقصد حقیقی اور معنوی بس یہ ہے کہ انسان تقوی وپرہیز گاری کا مثالی پیکر بن جائے۔ اسی اصلی مقصد کو اللہ تعالی نے روزہ کی فرضیت کے آخر میں ذکر کیا ہے کہ ﴿لعلکم تتقون﴾ تاکہ تم پرہیز گار بن جاو۔ اور روزے کی ادائیگی کی دقیق اور بنیادی حکمت بھی یہی ہے کہ ایک مسلمان اپنے خالق حقیقی سے ڈرنے والا بن جائے اور اس کی ایک پکار پر مکمل سپردگی کا اعلان کردے۔ ذیل میں روزے کی انہیں حکمتوں کا ذکر کیا جاتا ہے۔

حِکم صیام:

- روزہ ایک ایسی عبادت ہے، جس کے ذریعہ بندہ اپنے رب کا تقرب حاصل کرتا ہے۔ کھانے، پینے اور نکاح جیسی محبوب ومرغوب شی کو اللہ رب العالمین کی محبت پر قربان کردیتا ہے، تاکہ وہ رب کی خوشنودی اور آخرت کی فوز وفلاح سے ہمکنار ہو سکے۔ اس ایثار وقربانی اور کسر نفی سے یہ بات واضح ہو جاتی ہے کہ بندہ اپنی ذات کے اوپر رب کی ارادت وچاہت کو اور دنیا پر اخروی زندگی کو ترجیح دیتا ہے۔

  (فصول فی الصیام والتراویح والزکاۃ لابن عثیمین، ص:۳)

- روزہ ضبط نفس اور اس پہ قدرت پانے کا اہم وسیلہ ہے، بلکہ یہ کہا جائے تو بے جا نہ ہوگا کہ شہوت نفسانی کو دائرے میں رکھنے کی بہترین مشاقی ہے، جس کے ذریعہ ایک مومن جلد اور دیر آنے والی دونوں قسم کی خیر وسعادت اور صلاح وفلاح سے مالا مال ہو جاتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ طاعت وفرمانبرداری کے فعل کو انجام دے کر اور شہوات کو ترک کرکے اپنے نفس پہ قابو پانے والا اور اس کی اصلاح کرنے والا بن جاتا ہے۔

  (تذکرۃ الصوام بشیء من فضائل الصیام والقیام وما یتعلق بھما من أحکام، عبد اللہ بن صالح القصیر)

- روزہ کی حکمتوں میں سے اہم تقویٰ اور پرہیز گاری ہے، جبکہ روزہ دار روزہ کو اس کے واجبات کے ساتھ ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ﴿یا أیھا الذین آمنواکتب علیکم الصیام کما کتب علی الذین من قبلکم لعلکم تتقون﴾ (بقرۃ:۲/ ۱۸۳) "اے ایمان والوں تم پر روزے اسی طرح فرض کیے گئے

جس طرح تم سے پچھلی امتوں پر فرض کیے گئے تاکہ تم پرہیز گار بن جاؤ۔'' ایسی صورت میں بندہ اپنے تقویٰ اور پرہیز گاری سے اللہ کے حکم کا پابند ہو جاتا ہے۔یہی اس کے حکم کی غایت درجہ بجاآوری اور منہیات سے اجتناب ہے۔اور روزے کا مقصد حقیقی بھی یہی ہے۔اس کا مقصود ہر گزیہ نہیں کہ انسان خوردونوش اور بیوی سے میل ملاپ کو ترک کرکے اپنے نفس کو عذاب دے۔ابوہریرہ رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:''من لم يدع قول الزور والعمل به فليس لله حاجة في ان يدع طعامه وشرابه'' (صحیح بخاری:۱۸۰۴) جس نے جھوٹ بولنااس پہ عمل کرنااور نادانی کو نہ چھوڑا، تواللہ تعالیٰ کواس بات کی کوئی پروا نہیں کہ اس کے لیے کھاناپینا چھوڑا جائے۔

- روزہ بندے اور رب کے درمیان ایک راز ہے، جسے اللہ کے علاوہ کوئی دوسرا نہیں جانتا، چوں کہ اس کا تعلق نیت سے ہے، جس پہ اللہ کے علاوہ کوئی اور باخبر نہیں ہو سکتا۔
- روزے کی یہ حکمت ہی ہے کہ مالدار جودوسخا کے ذریعہ اللہ کی نعمت کا قدرداں ہوتا ہے۔اللہ نے کھانے پینے میں سے بندے کے لیے جو کچھ مباح قرار دیا ہے اور اس کے حصول پر قدرت دی ہے، وہ ان نعمتوں پر اپنے رب کا شکر گزار اور ممنون ہوتا ہے، اور اپنے ان بھائیوں کی خبر گیری کرتا ہے، جن کے لیے روزی روٹی کا حصول آسان نہیں، وہ تنگدست ہیں، فقروفاقہ کی زندگی بسر کر رہے ہیں۔
- یہ بھی ایک بڑی حکمت ہے کہ روزہ رکھنے سے خوردونوش میں کمی ہوتی ہے جس کا بڑا فائدہ طبّی طور پر معدے کو پہنچتا ہے۔اور بہت سارے فضلات اور جسم کو نقصان پہنچانے والی رطوبتیں ازخود خارج ہو جاتی ہیں۔

(فصول فی الصیام والتراویح والزکاۃ، لابن عثیمین:۵-۴)

فوائد صیام:

- روزے کا سب سے بڑا فائدہ رب کی خوشنودی کے ساتھ یہ ہوتا ہے کہ انسان صبر و تحمل اور نفس کشی کا عادی ہو جاتا ہے۔اختیار اور طاقت رکھنے کے باوجود محبوب و مرغوب شی کو ہاتھ تک نہیں لگاتااور نہ ہی ازدواجی تعلقات قائم کرنے کا آرزومند ہوتا ہے۔یہی وہ اہم بات ہے، جو ایک عاصی اور گنہگار شخص کو اس بات کے لیے مجبور کرتا ہے کہ گناہوں اور معصیتوں کے ارتکاب سے باز رہے۔اس کے پاس پھٹکنا تو بہت دور اس کا خیال بھی دل میں نہ لائے۔اس طرح نفس پر قدرت پانے کی اس سے بڑی مشاقی اور کچھ نہیں ہو سکتی۔
- روزہ دل ودماغ کو کائنات میں غور و فکر کرنے اور اللہ کے ذکر کے لیے ابھارتا ہے۔چوں کہ یہ بات متحقق ہے کہ خواہشات کا حصول دل کو سخت اور اندھا کر دیتا ہے، بندے اور رب کی یاد کے درمیان حائل

ہو جاتا ہے، پھر غفلت پر ابھارتا ہے۔اور پیٹ کا خالی رہنا قلب کو جلا بخشتا ہے، دل میں رقت پیدا ہوتی ہے اور قساوت قلبی دور ہوتی ہے۔اس طور پر دل اللہ کی یاد اور اس کی فکر کے لیے خالی ہو جاتا ہے۔

- خیر و بھلائی اور طاعت کے کاموں کے لیے روزہ، روزے دار کو آسانیاں فراہم کرتا ہے۔عام ایام اور اوقات میں ایک مومن نیکی اور خیر خواہی میں سبقت نہیں کرتا، بلکہ سستی اور کاہلی کا شکار ہو جاتا ہے۔بعض اوقات الجھن اور بوجھ بھی محسوس کرتا ہے۔ لیکن جب ماہ رمضان آتا ہے، نیکیوں کی باد بہاری چلنے لگتی ہے، ہر فرد اپنے دامن میں زیادہ سے زیادہ بھلائیوں کو سمیٹنے لگتا ہے، آپس میں تنافس سے کام لیتا نظر آتا ہے، اور یہی چاہتا ہے کہ ساری بھلائیاں، اچھائیاں اور خیر کی باتیں اسی کے حصے آجائے۔
- غنی اور مالدار شخص اللہ کی نعمتوں کا قدر دان ہوتا ہے، جبکہ کھانے پینے اور نکاح جیسی نعمتوں سے بہت سارے فقراو مساکین محروم ہوتے ہیں۔ چناں چہ مخصوص وقت میں ان خواہشات سے رک جانے اور اس سے ملنے والی مشقتوں سے بندہ ان لوگوں سے نصیحت پکڑتا ہے، جو مطلقاان نعمتوں سے محروم ہیں۔اب اس کے لیے واجب ہو جاتا ہے کہ اللہ کی نعمت مالداری کا شکریہ ادا کرے، اور جہاں تک ہو سکے اپنے محتاج بھائی کی خبر گیری اور اس کے ساتھ مواسات قائم کرے۔
- بسا اوقات ایسا ہوتا ہے کہ روزے کی وجہ کر بندہ طاعت کے کاموں سے محبت کرنے لگتا ہے۔ حالانکہ اس سے قبل معاصی اس کی گھٹی میں ہوتی ہے، جسے اب وہ مبغوض اور نفرت کی نگاہ سے دیکھتا ہے اور گھن محسوس کرتا ہے۔اس طور پر اسے انسانیت کا صحیح مفہوم اور حیات انسانی کے ساتھ برتاؤ کا سلیقہ آجاتا ہے۔
  (اتحاف اھل الایمان، للفوزان)
- روزہ مسموم فضا کی تبدیلی کا انوکھا طریقہ ہے۔روزے سے اچھے ارادے کو تقویت ملتی ہے، بلند اخلاق پروان چڑھتا ہے، قلب کو سکون پہنچتا ہے، اور اخوت و بھائی چارہ کی فضا قائم ہوتی ہے۔اس طرح یہ عبادت وحدت امت کا ایک بے نظیر نمونہ پیش کرتا ہے۔
- شہوت کی حدت کو مارنے کا بہترین اور نرالا ذریعہ ہے۔عبداللہ بن مسعود سے روایت ہے، نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج،فانہ اغض للبصر،واحصن للفرج،ومن لم یستطع فعلیہ بالصوم فانہ لہ وجاء''(صحیح بخاری:۵۰۶۶، صحیح مسلم:۱۴۰۰)اے نوجوان کی جماعتوں تم سے جو کوئی نان ونفقہ برداشت کرنے کی

صلاحیت رکھتا ہے اسے چاہئے کہ شادی کرلے، اس لیے کہ یہ نگاہوں کو پست کرنے والا اور شرمگاہوں کی حفاظت کرنے والا ہے، اور جسے شادی کی قوت نہیں وہ روزہ رکھے، یہ شہوات نفسانی کو توڑنے والا ہے۔"

(الصیام آداب واحکام لابن جبرین)

- روزہ نظام کی پابندی اور وقت کا صحیح خوگر بناتا ہے۔ بندہ اس عبادت کی مدد سے اس بات کا شعور کر پاتا ہے کہ اللہ کا بنایا ہوا کائناتی نظام کیا ہے، اس کو کس طرح پیروی کی جانی چاہیے اور بدنظمی کا تاوان کیا بھرنا ہوگا، پھر انسان ذمہ دار بن جاتا ہے۔

روزہ کی حکمتیں اور اس کے فوائد کے ضمن میں یہ چند نکات تھے جس کا ذکر ہوا۔ اللہ رب العالمین سے دعا ہے کہ ہمیں صحیح طور پر عبادات کو انجام دینے کی توفیق دے، ہماری جملہ عبادتیں قبول فرمائے اور اس کی ادائیگی میں جو کوتاہی ہوئی ہو اسے درگزر فرمائے۔

وصلی اللہ علی نبینا محمد وعلی آلہ وصحبہ اجمعین۔